Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون ۲۹

الفضل

روزنامہ ربوہ

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲۹ محرم ۱۳۹۷ھ ۲۰ صلح ۱۳۵۶ ہش ۲۰ جنوری ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۶

حصولِ پاکستان کی جدوجہد میں مسلم لیگ کو احمدیوں کی مکمل حمایت اور بھرپور تعاون حاصل تھا

قائدِ اعظم نے تائید و حمایت کے سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ کے ساتھ مراسلت خود اخبارات میں شائع کرائی تھی

انگریزی روزنامہ "ڈان" دہلی بابت ۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں شائع شدہ خبر کا اردو ترجمہ

یہ ایک ناقابلِ تردید تاریخی حقیقت ہے کہ حصولِ پاکستان کی جدوجہد میں احمدیوں نے بھرپور حصہ لیا تھا اور ۱۹۴۵ء کے انتخابات کے دوران آل انڈیا مسلم لیگ کی تائید و حمایت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ اُس زمانہ میں حضرت قائدِ اعظم اور جماعتِ احمدیہ کی مرکزی تنظیم کے درمیان مراسلت بھی ہوئی تھی۔ اس مراسلت میں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مکتوب جس میں احمدیوں کو آل انڈیا مسلم لیگ کی امداد اور اس کے ساتھ ہر ممکن تعاون کی نہایت واضح اور پُرزور الفاظ میں ہدایت کی گئی تھی حضرت قائدِ اعظم نے پریس میں اشاعت کے لئے خود ارسال فرمایا تھا جو آل انڈیا مسلم لیگ کے انگریزی ترجمان اخبار روزنامہ "ڈان" دہلی کی ۸۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔ حضرت قائدِ اعظم اُس وقت کوئٹہ میں قیام فرما تھے اور وہیں سے آپ نے یہ مراسلت پریس کو اشاعت کے لئے دی تھی۔

روزنامہ "ڈان" دہلی میں دو کالمی جلی عنوانات کے تحت شائع شدہ خبر کا اردو ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

"جماعتِ احمدیہ کی طرف سے آل انڈیا مسلم لیگ کی حمایت کا اعلان"

"قادیان کے سربراہ کی طرف سے ہدایت"

"کوئٹہ ۷ر اکتوبر۔ مسٹر ایم۔ اے۔ جناح نے درج ذیل خط و کتابت پریس میں اشاعت کے لئے جاری فرمائی ہے:۔

مسٹر جناح کے نام سلسلہ احمدیہ قادیان کے ناظر امور عامہ کا خط۔

"حبیبِ محترم، جنابِ عالی!

امام جماعت احمدیہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں ضلع رائے پور کے موضع مالگزار پرداکے محمد سرور دانی کے مرسلہ خط کی نقل اور اس کا جواب جناب والا کے ملاحظہ کے لئے لف ہذا ہے۔

جناب کا وفا شعار"

محمد سرور دانی کے مذکورہ بالا خط کا متن:۔

"ہم بصد ادب ایک التماس اور استفسار آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ اِس قصبہ میں ہم چند احمدی رہتے ہیں۔ موجودہ انتخابی مہم کے سلسلہ میں لیگ اور کانگریس دونوں نے اپنے اپنے امیدواروں کے حق میں ہم سے چندہ دینے اور ان کی تائید و حمایت کرنے کے لئے کہا ہے۔ براہِ کرم ہماری رہنمائی فرمائی جائے کہ ہم کس کی حمایت کریں۔"

امام جماعت احمدیہ کی طرف سے مرسلہ جواب:۔

"موجودہ انتخابات میں آپ کو لازمی طور پر مسلم لیگ کی حمایت کرنی چاہیئے۔ جو امداد بھی اور جس ذریعہ سے تعاون بھی آپ کے لئے ممکن ہو اس سے دریغ نہ کریں۔ موجودہ نازک مرحلہ میں مسلمانوں کو متحدہ محاذ کی اشد ضرورت ہے۔ اگر انہوں نے باہمی اختلافات کو برقرار رہنے کی اجازت دی تو اس کا بہت نقصان دہ اثر پڑے گا جس کی آئندہ سینکڑوں سال تک تلافی نہ ہو سکے گی۔"

(اے۔ پی۔ آئی)

(ترجمہ از انگریزی روزنامہ "ڈان" دہلی ۸ر اکتوبر ۱۹۴۵ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ر صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۰ر صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی اور ضعف کی تکلیف رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

محترمہ صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے متعلق کل کی اطلاع یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت پہلے سے کچھ بہتر ہے مگر حالت ابھی خطرے سے باہر نہیں ہے۔ احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے۔

محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ بہتر ہے۔ احبابِ جماعت آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

جماعتِ احمدیہ کی ۵۸ ویں مجلسِ مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے جماعتِ احمدیہ کی ۵۸ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ یکم، ۲، ۳ر اپریل ۱۹۷۷ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوگی۔

(۱) ایجنڈا کے لئے تجاویز مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ر تبلیغ ۱۳۵۶ ہش (۲۰ر فروری ۱۹۷۷ء) ہے۔ تجاویز حسب قواعد جماعتوں کے عام اجلاس میں پیش ہوں گی اور وہی تجاویز بھجوائی جائیں گی جو کثرتِ رائے سے پاس ہوں گی۔

(۲) نمائندگان کا انتخاب بھی جماعت کے عام اجلاس میں ہوگا منتخب نمائندگان کے اسماء گرامی ۱۵۔ امان/مارچ تک سیکرٹری مجلس مشاورت کو پہنچ جانے چاہئیں۔

سیکرٹری مجلس مشاورت
دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

پبلشر: مسعود احمد ÷ پرنٹر: مسید عبدالحی ÷ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ÷ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰؍صلح ۱۳۵۶ ہش
۲۰؍جنوری ۱۹۷۷ء

اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کی ایک بنیادی صفت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے خاص بندوں کی بعض صفات بیان کی ہیں۔ ان صفات میں سے سب سے پہلے جس صفت کا ذکر کیا ہے وہ ہے عاجزی اور شیریں زبانی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی اِس خاص صفت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ○ (الفرقان آیت ۶۴)

ترجمہ:۔ اور رحمٰن کے بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں (یعنی تکبر کے ساتھ نہیں چلتے) اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں (یعنی جہالت کی باتیں کرتے ہیں) تو وہ (لڑتے نہیں بلکہ) کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

اِس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کی بنیادی صفت یہ ہوتی ہے کہ ان میں تکبر نام کو نہیں ہوتا بلکہ عجز و انکسار ان میں کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اِس صفت کے نتیجہ میں ایک بڑی خوبی جو ان میں پیدا ہوتی ہے وہ نرم گفتاری اور شیریں زبانی ہے۔ وہ خود کسی سے نہیں جھگڑتے اور اگر کوئی ان سے جھگڑے تو وہ طیش میں نہیں آتے بلکہ نرمی سے اُس کے ساتھ پیش آتے ہیں اور خیر خواہی میں فرق نہیں آنے دیتے۔ ان کی اِس صفت کے دو عظیم الشان ثمرات ظاہر ہوتے ہیں۔ اوّل یہ کہ تکبر سے کلّی مبرّا ہونے کی وجہ سے وہ شیطانی حملوں سے بالکل محفوظ ہو جاتے ہیں کیونکہ تکبر شیطان سے آتا ہے اور انسان کو شیطان بنا دیتا ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے ان بندوں کے متعلق فرمایا ہے کہ شیطان ان پر کبھی تسلط نہیں پا سکتا۔ چنانچہ اُس نے شیطان کو خبردار فرمایا کہ:۔

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ط (بنی اسرائیل آیت ۶۶)

ترجمہ:۔ جو میرے بندے ہیں ان پر ہرگز تیرا تسلط نہیں ہو سکتا۔

تکبر سے اجتناب اور نرم گفتاری اور شیریں زبانی کا یہ تو وہ فائدہ ہے جو ان کی اپنی ذات کو پہنچتا ہے۔ دوسرا فائدہ اِس کا یہ ہوتا ہے کہ ان کی زبان اور بیان میں ایسی تاثیر پیدا ہوتی ہے کہ دوسرے ان سے متاثر ہوئے اور ان کا اثر قبول کئے بغیر نہیں رہتے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اَور جگہ اِس فائدے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ○ (حٰمٓ السجدہ آیت ۳۵)

ترجمہ:۔ اور تو بُرائی کا جواب نہایت نیک سلوک سے دے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شخص جس کے اور تیرے درمیان عداوت پائی جاتی ہے وہ تیرے حُسنِ سلوک کو دیکھ کر ایک گرم جوش دوست بن جائے گا۔

رحمٰن کے بندوں میں عاجزی و انکساری اور نرم گفتاری کی صفت بنیادی طور پر اِسلئے پائی جاتی ہے تاکہ وہ خود شیطان کے حملوں سے محفوظ ہونے کے بعد دوسروں کو ہدایت کی طرف بلانے اور انہیں بھی شیطان کے حملوں سے محفوظ و مامون بنانے کا وسیلہ بن سکیں۔ اور یہی وہ بنیادی صفت ہے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں متصف کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اِس کے بغیر ہم اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کی آسمانی مہم میں حصّہ دار بن ہی نہیں سکتے تھے۔ اسلام کے پیغام کو دوسری قوموں تک پہنچانے کے لئے ہمارا اِس بنیادی صفت سے متصف ہونا ازبس ضروری تھا اور ہے۔ اِسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اپنی اِس صفت میں ترقی کرنے کی بار بار تاکید فرمائی اور اِس کی اہمیت اور اس کے ثمرات کو ذہن نشین کراتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ بھی یاد رکھو ہمارا طریق نرمی ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اپنے مخالفوں کے مقابل پر نرمی سے کام لیا کرے۔ تمہاری آواز تمہارے مقابل کی آواز سے بلند نہ ہو۔ اپنی آواز اور لہجے کو ایسا بناؤ کہ کسی دل کو تمہاری آواز سے صدمہ نہ ہو ..... ہم تو مقتولوں اور مُردہ دلوں کو زندہ کرنے اور ان میں زندگی کی روح کو پھُونکنے آئے ہیں۔ تلوار سے ہمارا کام نہیں اور نہ یہ ہماری ترقی کا ذریعہ ہے۔ ہمارا مقصد نرمی سے ہے اور نرمی سے اپنے مقاصد کی تبلیغ ہے۔ غلام کو وہی کرنا چاہیئے جو اس کا آقا اس کو حکم کرے۔ جب خدا نے ہم کو نرمی کی تعلیم دی ہے تو ہم کیوں سختی کریں۔ ثواب تو فرمانبرداری میں ہوتا ہے۔ اور دین تو سچی اطاعت کا نام ہے نہ یہ کہ اپنے نفس اور ہوا و ہوس کی تابعداری سے جوش دکھاویں۔

یاد رکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آکر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کُند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے۔ جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ کل ناکردنی افعال سے دُور رہا کریں۔ وہ شاخ جو اپنے تنے اور درخت سے سچّا تعلق نہیں رکھتی وہ بے پھل رہ جاتی ہے۔ سو دیکھو اگر تم لوگ ہمارے اصل مقصد کو نہ سمجھو گے اور شرائط پر کاربند نہ ہوگے تو ان وعدوں کے وارث تم کیسے بن سکتے ہو جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دئے ہیں۔ جسے نصیحت کرنی ہے اسے زبان سے نصیحت کرو۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے۔ پس جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ کے موافق اپنا عمل درآمد رکھو۔ اسی طرزِ کلام کا ہی نام خدا نے حکمت رکھا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ۱۲۶، صـ۱۲۷)

ملک غلام فرید مرحوم

غوّاصِ بحرِ علم، غلامِ فرید تھا
گوہر بدست و لعل بداماں چلا گیا

زندہ دلی، خیال و زباں کی شگفتگی
محفل سے خندۂ لبِ خنداں چلا گیا

انسانیّت کو شکوۂ قحط الرّجال تھا
بزمِ جہاں سے اَور اِک انساں چلا گیا

محفوظ کی خزاں سے چمن کی روش روش
جب آرہی تھی فصلِ بہاراں چلا گیا

راہِ وفا کی سینکڑوں سوکوں کے باوجود
اس راہ پر خراماں خراماں چلا گیا

لے کر خدا کے پاس خدا کی رضا کے پھول
اِک ترجمان و عاشقِ قرآں چلا گیا

عمرِ عزیز خدمتِ دیں میں گزار کر
اِک جاں سپارِ مہدیؑ دَوراں چلا گیا

عبد المنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محترم مولوی غلام باری صاحب سیف استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

(۵)

حضرت مسیح پاک کے ایک اور صحابی حاجی غلام احمد صاحب کریام والے آپ نے آخری وقت میں جو وصیت لکھوائی وہ یہ تھی:۔

"سب حمد اللہ تعالیٰ کے لئے اور درود اور سلام حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر اور اس کے خلیفہ برحق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سچے دل سے یقین رکھتا ہوں کہ آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت جاری ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام امتی نبی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت کا کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے اور حاضر و ناظر اور صفات کاملہ کا مالک ہے اور ہر ایک نقص اور کمزوری سے پاک ہے۔ فرشتے برحق ہیں۔ رسول برحق ہیں۔ مرنے کے بعد اٹھنا برحق ہے اور کتابیں برحق ہیں۔ ان سب باتوں پر سچے دل سے ایمان رکھتا ہوں۔ اسلام کے تمام احکام، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کلمہ، نیکیاں کرنا اور بدیوں سے بچنا ان کو اسلام سمجھتا ہوں۔ تمام عبادتوں کا مغز نماز ہے۔ نماز کا مغز دعا ہے۔ جو خشوع قلب سے کی جاوے۔ دعا مومن کے لئے بڑا حربہ ہے۔ کیونکہ مشکلات کی کنجی ہے مومن کو اللہ تعالیٰ غیب سے روزی عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ شرک سے بیزار ہے۔ میں اس پر توکل رکھتا ہوں اسی ایمان پر قائم ہوں۔ ایمان کا مغز یقین ہے۔ اعمال کا مغز تقویٰ ہے آخری دم واپسیں تک انشاء اللہ اسی ایمان پر قائم رہوں گا۔ اے اللہ بار ایمان اس جہان سے اٹھانا اور خاتمہ بالخیر کرنا (اصحاب احمد جلد ۱ صفحہ ۱۰۴)

آخری بیماری میں کسی نے آپ سے صحت کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا "موت سے مجھے خوشی بھی ہے اور قدرے غمی بھی۔ خوشی اس وجہ سے کہ مرنے کے بعد حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود کی زیارت ہوگی پھر اپنے والدین اور دیگر افراد سے ملاقات ہوگی اور قدرے غمی اس وجہ سے کہ اولاد ابھی نابالغ ہے اور گھر کا انتظام سنبھالنے کے ناقابل ہے" (اصحاب احمد جلد ۱ صفحہ ۱۰۴)

مکرم و محترم چوہدری احمد دین صاحب ناظر انصار اللہ ضلع لائلپور حاجی صاحب کے ہی صاحبزادہ ہیں۔

"محترم مرزا ایوب بیگ تین سو تیرہ میں سے تھے جوانی میں خدا کو پیارے ہو گئے۔ بہت صالح اور متقی تھے ان کی وفات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہمارا بیٹا مر گیا۔

(اصحاب احمد جلد اول صفحہ ۱۰۳)

پہلی زیارت کے موقع پر یہ حضور کی قیامگاہ کے باہر بے چین ہو کر ایسے زار و زار روتے تھے کہ ہچکی بندھ گئی تھی۔ ان کے اخلاص کی یہ کیفیت تھی کہ حضور کو دباتے وقت حضور کے شانے پر سر رکھ کر روتے رہتے۔ ان کے بھائی مرزا یعقوب بیگ صاحب تہجد گزار تھے۔ قرآن سے محبت رکھتے تھے۔ تہجد کے وقت جب دنیا محو خواب ہوتی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی نظمیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ہیں کبھی کبھی خوش الحانی سے پڑھتے یہ

عجب نوریست در جان محمد
اور وردم جوش ثنائے محمد

ایسا کیوں نہ ہوتا کہ انہوں نے مسیح پاک سے سیکھا ہی یہی تھا۔ حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب کی اہلیہ بیان کرتی ہیں ایک دفعہ سخت گرمی کے موسم میں ایک عورت مٹی کے کھلونے بیچنے والی حضرت اقدس کے گھر آئی اور بہت سے ٹوکرا اتار کر بیٹھ گئی اور کہنے لگی بی بی بھوک لگی ہے۔ خادمہ نے اسے دو روٹیاں اور دال ڈال کر دیں۔ اس نے ایک لقمہ توڑ کر منہ کے قریب لے جا کر پوچھا "بی بی ایہہ عیسائیاں دا تے گھر نہیں" خادمہ نے پوچھا "تو کون ہیں" تو اس نے جواب دیا میں بندہ خدا دا تے امت حضرت محمد رسول اللہ دی"۔ حضرت اقدس برآمدہ میں ٹہل رہے تھے آپ نے یہ الفاظ سنے تو فرمایا اسے تسلی دو کہ یہ گھر مسلمانوں کا ہے اور اسے ایک روپیہ بھی دیا اور فرمایا اس نے میرے پیارے کا نام لیا ہے اور باوجود اس کے کہ اسکو سخت بھوک لگی ہوئی تھی اس نے تقوے سے کام لیا کہ لقمہ توڑ کر منہ میں نہیں ڈال لیا

(اصحاب احمد جلد اول صفحہ ۱۲۵)

حضرت سیٹھ حسن صاحب حیدر آبادی جب حج کے لئے تشریف لے گئے تو ایک دن فرمانے لگے اس مقام کے آدمی تو آدمی ہیں ہمیں جانور بھی پیارے لگتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہمارے رسول کی تخت گاہ میں بسنے والے جانور ہیں۔ اگر ہو سکے تو یہاں کے چھوٹے بڑے جانور ایک ایک ہندوستان لے جانے چاہئیں۔

(اصحاب احمد جلد اول صفحہ ۱۷۴)

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی صحبت کے طفیل ان کے رگ و ریشہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت بس گئی تھی۔ حضرت مسیح پاک کے کتنے صحابی تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس لئے مانا کہ استخارہ کرنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کہا یہ شخص خدا کی طرف سے ہے میاں نظام الدین صاحب کے چھوٹے بھائی میاں کرم الٰہی صاحب ولد میاں عیدا ساکنہ موضع بھڈیار ڈاکخانہ اٹاری ضلع امرتسر نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مسجد کی محراب میں بیٹھے دیکھا تو بیعت کی

(اصحاب احمد جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۹)

مکرم مولوی عبدالواحد صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری، مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگوی، مولوی محمد صاحب جونا گڑھی کو ان کی سٹیج پر مخاطب ہو کر کہا۔ ہم یہاں پانچ احمدی ہیں دو نے حضرت مرزا صاحب کی بیعت کی ہے۔ آپ کی بیعت کے طفیل ہم کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ لوگ جو بارہ تیرہ مولانا سٹیج پر بیٹھے ہیں کیا آپ لوگ بعد از قسم کہہ کر بیان کریں گے کہ آپ کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ یہ کہنا تھا کہ سٹیج پر اداسی پڑ گئی۔

(اصحاب احمد جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۰)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کو حضور کی توجہ کی بدولت جس رات آپ نے خواہش کی اُس رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔

(سیرت ظفر صفحہ ۹۲)

حضرت مولانا راجیکی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی کی بدولت تین بار کے قریب زیارت نصیب ہوئی۔

(اصحاب احمد جلد ۸ صفحہ ۱۱۰)

مسیح پاک کے نسبتی برادر حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا درس حدیث جنہوں نے سنا ہے وہ شاہد ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا نام زبان پر آتے ہی اس مرد خدا کی آنکھیں ڈبڈبا آتیں اور آواز گلوگیر ہو جاتی۔

یہ وہ لوگ تھے جن کی زندگیوں کا مقصد خدا کی رضا اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق اور قرآن سے محبت تھا یہ وہ خوش نصیب افراد تھے جنہیں خدا نے دوجہان نے مسیح کے انصار و اعوان کے طور پر منتخب فرمایا۔ انہیں چشم گریاں اور سینہ بریاں نصیب تھا۔ خدا کے حضور سجدہ ریز ہوتے تو سجدہ گاہ آنسوؤں سے تر ہو جاتی یہ قرآن کو اپنا محبوب جانتے اس کا حرف حرف انہیں محبوب کی زلفیں معلوم ہوتیں تو حرمت اس کی آنکھیں ان کے سینوں میں اشاعت اسلام کی تڑپ تھی۔ وہ سو جانوں سے اسلام پہ قربان تھے ان کے دم قدم سے عشق کے بازار میں گرمی تھی۔ خدا کے ذکر سے ان کی پلکیں تر اور ہونٹوں پر کپکپی طاری رہتی وہ اسلام کی چلتی پھرتی تصویریں تھے۔ زمانہ ان کی دیانت، امانت اور عدالت کا شاہد تھا۔

میں نے جلنے پروانوں کا ذکر کیا۔ ان میں سے کوئی بھی اب اس دنیا میں نہیں آسمان احمدیت کے یہ ستارے ایک ایک کر کے افق دنیا سے غروب ہو چکے ہیں اور یہ جو آج احمدیت کی فجر دیکھ رہے ہیں یہ ان کی قربانیوں کی بدولت ہے

کہ خون صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا

نوجوانو! حضرت مصلح موعود کا یہ فقرہ کتنا درد ناک ہے کہ پہرہ بدل دیا ہے۔ حضرت مسیح پاک کے ہاتھوں جو پودے لگا دیئے تھے وہ اب خال خال کہیں نظر آتے ہیں۔

اسلام کے فدائی احمد کے خاص پیارے
اب رہ گئے ہیں ایسے جیسے سحر کے تارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کے نوجوان سپوتو!

احمدیت کی امانت تمہارے ہاتھوں منتقل ہو رہی ہے ہاتھوں کو پاک کر کے کندھوں کو مضبوط کر کے آگے آؤ۔

ہمارے اندر نور الدین کی اطاعت ہو تو صاحبزادہ عبد اللطیف کی جان سپاری۔ اگر امیر ہو تو حجۃ اللہ نواب محمد علی خاں صاحب جیسی انکساری ہو۔ اگر صاحب علم ہو تو حضرت مولوی شیر علی صاحب کی سحر خیزی اور تقویٰ ہو۔ حافظ معین الدین جیسی جرأت اور فدائیت ہو تو بھائی عبد الرحمان جیسی استقامت آئے۔ حضرت منشی اروڑے خان صاحب کے عشق و منشی ظفر احمد صاحب کی قربانی کی۔ حضرت ام المومنینؓ جیسی توحید پیدا کرو تو حضرت مصلح موعودؓ جیسے مبارک عزائم ہوں۔ ابو بکر علی صاحب جیسی دیانت اور فرض شناسی ہو تو حضرت چوہدری نصر اللہ خاں صاحب جیسی بے نفسی اور وقت کی پابندی۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب جیسا عشق رسول ہو تو حضرت مولانا راجیکی کی طرح زندگی کے آخری لمحات تک احمدیت کی خدمت کا عزم ہو۔

ان شہداء حق کو خراج تحسین یہ نہیں کہ ان کے واقعات سن کر صرف ہماری آنکھیں ہی تر ہوں۔

؎ شہید حق کی لاش پہ نہ سر جھکا کے رو
وہ آنسوؤں کو کیا کرے لہو نہ ہو جو ہو چکا

اُن کو خراج تحسین تو یہ ہے کہ احمدیت کو پھر نور الدین! صاحبزادہ عبد اللطیف، شیر علی، منشی اروڑے خان چلتے پھرتے نظر آئیں۔

اے الہ العالمین! اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا واسطہ احمدیت کو پھر ایسے سپوت نصیب ہوں جن کا خون احمدیت کے رخسار کا غازہ بنے۔

۔ آمین یا رب العالمین ۔

احمدیت کے نامور فرزند اور واجب الاحترام بزرگ
محترم ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے کی یاد میں

(مکرم مرزا محمد حسین صاحب ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی)

میرے برادر نسبتی محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے نے مختصر علالت کے بعد قریباً اسی سال کی عمر پا کر مورخہ ۷ جنوری ۱۹۷۷ء بروز جمعۃ المبارک اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی دن جنازہ لاہور سے ربوہ لے جایا گیا۔ آپ کا آبائی وطن کنجاہ ضلع گجرات ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیم خادم اور دعاگو بزرگ تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریک پر اوائل عمر میں ہی آپ نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی اور قادیان میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔ تقسیم ہند کے بعد زیادہ تر لاہور میں سکونت پذیر رہے اور اپنے سب بچوں کو اعلیٰ تعلیم کے زیور سے مزین کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشادات کے ماتحت آپ نے مختلف النوع اہم ذمہ داریوں کو نہایت جانفشانی اور قابلیت سے سرانجام دیا اور اپنے عہد وقف کو مثالی طور پر استقلال اور خیر و خوبی سے نبھایا۔

قبلہ ملک صاحب مرحوم سے میرے قریبی رابطہ کی ابتداء اپریل ۱۹۳۲ء میں ہوئی جب کہ حضرت منشی محمد دین صاحب مرحوم سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی تجویز پر میرا عقد ان کی ہمشیرہ امۃ الحی صاحبہ سے ہوا تھا۔ اس وقت ملک صاحب سلسلہ کے انگریزی ماہنامہ سن رائز کے ایڈیٹر تھے۔ بعد میں انگریزی ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر رہے اس سے پیشتر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد کے ماتحت آپ نے جرمنی اور انگلینڈ میں عرصہ دراز تک بحیثیت مبلغ اسلام دینی خدمات سرانجام دیں۔

اپنے مولائے حقیقی کے پاس جانے سے پہلے انگریزی ترجمۃ القرآن اور انگریزی تفسیر القرآن کے ایڈیٹر کی حیثیت سے نہایت تندہی اور جانفشانی سے کام کیا اور انگریزی تفسیر کی تکمیل اور طباعت کے اہم اور ادق کام کو نہایت قابلیت اور پورے انہماک سے سرانجام دیا۔ اس طرح جناب ملک صاحب مرحوم نے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان "اے بے خبر بخدمت فرقاں کمر بہ بند زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند" کا صحیح معنوں میں اہل اور مصداق ثابت کر دکھایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

قبلہ ملک صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خاندان سے گہرا اُنس تھا اور احمدیت اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق نہایت درجہ غیرت مند تھے۔ ۱۹۷۶ء میں ان پر ضعف قلب کا شدید حملہ ہو گیا تھا جس کا اثر تادم آخر رہا۔ صاحب علم و فضل ہونے کے ساتھ ساتھ آپ نہایت درجہ ہمدرد، خلیق اور منکسر المزاج بزرگ تھے۔

الغرض محترم برادر ملک غلام فرید صاحب مرحوم و مغفور نہ صرف اعلیٰ علمی ذوق کے مالک تھے بلکہ نیکی اور سادگی کا پیکر اور ان گنت صفاتِ حمیدہ سے متصف تھے۔ آپ نے اپنے مومنانہ کردار اخلاص۔ ایثار۔ استقلال اور تندہی سے خدمت سلسلہ کی ایک نہایت قابل قدر اور قابل رشک مثال قائم کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ملک صاحب مرحوم کو ان سب خدمات دینیہ کی بہترین جزا دے۔ اپنے مقام قرب میں غریق رحمت کرے اور جنت کا اعلیٰ ترین درجہ نصیب کرے۔

ملک صاحب مرحوم نے چھ لڑکے دو لڑکیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے التماس ہے کہ جہاں وہ مرحوم ملک صاحب کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں وہاں یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے لواحقین اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور انہیں ملک صاحب مرحوم کے نیک نمونہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین!

بجٹ مجلس انصار اللہ مرکزیہ برائے سال ۱۳۵۶ ہجری شمسی / ۱۹۷۷ء

زعماء کرام، زعماء اعلیٰ اور ناظمین کرام مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا مجوزہ بجٹ آمد و خرچ برائے ۱۹۷۷ء جس کی تفصیل درج ذیل ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض منظوری پیش کیا گیا۔ حضور اقدس نے ازراہ شفقت اس بجٹ کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

آمد

نمبر شمار	نام مد	رقم
	محاصل خاص	
۱	چندہ مجلس	۱۶۵،۰۰۰.۰۰
۲	سالانہ اجتماع	۲۹،۰۰۰.۰۰
۳	اشاعت لٹریچر	۱۰،۰۰۰.۰۰
۴	ماہنامہ انصار اللہ	۱۷،۰۰۰.۰۰
۵	متفرق	۲،۰۰۰.۰۰
	میزان محاصل خاص	۲،۲۳،۰۰۰.۰۰
	محاصل مشروط	
	عطایا گیسٹ ہاؤس	۵۰،۰۰۰.۰۰
	میزان محاصل مشروط	۵۰،۰۰۰.۰۰
	کل آمد	۲،۷۳،۰۰۰.۰۰

قائمقام قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ

خریداران الفرقان کو ضروری اطلاع

ماہ جنوری ۱۹۷۷ء کا الفرقان جملہ خریداران حضرات کے نام مقررہ تاریخ ۵ جنوری کو پوسٹ کر دیا گیا ہے اب رسالہ کے صفحات ۷۲ ہوا کریں گے اس نمبر میں متعدد ٹھوس مقالات ہیں دلچسپ حاصل مطالعہ ہے اور "شہنشاہ ایران کا ایک کشف" اور ایران کے مشہور مصنف احمد سروش کا مقالہ "مہدی معنوی" خاص طور پر قابل مطالعہ ہیں۔ اخبارات کے مفید اقتباسات بھی شامل اشاعت ہیں۔

جن احباب کا چندہ دسمبر ۱۹۷۶ء میں ختم ہو گیا تھا انہیں رسالہ بذریعہ وی پی بھجوایا گیا ہے وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۹۱۰

میں فضل احمد خان ولد محمد اشرف خان مرحوم قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ فضل احمد خان ۴۳ دار الصدر شرقی معرفت محمد قاسم خان صاحب ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد قاسم ولد نذر احمد خان صاحب ۴۳ دار الصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد دین ولد حسین بخش صاحب دار الصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۲۹۱۱

میں نواب بی بی زوجہ سردار محمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن سرائے ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نواب بی بی زوجہ سردار محمد صاحب سرائے ڈاکخانہ نارنگ ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ غلام محمد ولد سردار محمد صاحب موضع سرائے ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ اشتیاق احمد موضع سرائے ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۲۹۱۲

میں خالد رشید رانا ولد چوہدری عبد العزیز صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن شورکوٹ کینٹ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی دس کنال۔ مالیتی -/۱۲۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کا مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۲۵ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ خالد رشید رانا چک ۵۸ ج ب ضلع لائلپور۔

گواہ شد۔ محمد یعقوب وصیت ۱۶۵۸۲ شورکوٹ روڈ۔

گواہ شد۔ چوہدری نثار احمد ایس۔ ڈی۔ او۔ صدر جماعت احمدیہ شورکوٹ کینٹ۔

مسل نمبر ۲۲۹۱۳

میں استانی امۃ الحفیظ بیگم زوجہ خالد رشید رانا صاحب۔ قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن شورکوٹ کینٹ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی ۲ ۱/۲ تولہ مالیتی -/۲۸۰۰ روپے
۲۔ حق مہر (مبلغ دو ہزار روپیہ) بذمہ خاوند -/۲۰۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۱۵ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ استانی امۃ الحفیظ بیگم چک ۵۸ ج ب ضلع لائلپور۔

گواہ شد۔ محمد یعقوب وصیت ۱۶۵۸۲ شورکوٹ۔

گواہ شد۔ خالد رشید رانا خاوند موصیہ۔ شورکوٹ کینٹ۔

مسل نمبر ۲۲۹۱۴

میں سلیمہ طاہرہ زوجہ شریف احمد اشرف صاحب قوم راجپوت۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی ۱ ۱/۲ تولہ مالیتی -/۲۶۰۰ روپے
۲۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۴۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ سلیمہ طاہرہ زوجہ شریف احمد صاحب اشرف مکان ۱۵۳/۲۱ دار الرحمت شرقی الف ربوہ۔

گواہ شد۔ عبد الوحید ولد عبد الرشید صاحب دار الرحمت شرقی الف ربوہ۔

گواہ شد۔ مستری محمد صدیق وصیت نمبر ۳۷۶۱

مسل نمبر ۲۲۹۱۵

میں نذیر بیگم زوجہ میاں بشیر احمد صاحب۔ قوم گل پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن علی پور چھٹہ ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ زیور طلائی وزنی ۴ تولہ ۸ ماشے مالیتی -/۳۲۰۰ روپے۔
۲۔ حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے وصول کر چکی ہوں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نذیر بیگم زوجہ میاں بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ علی پور چھٹہ ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد بشیر احمد ولد میاں احمد دین صاحب صدر جماعت احمدیہ علی پور چھٹہ۔

گواہ شد۔ محمد عالم ولد شمس الدین صاحب علی پور چھٹہ ضلع گوجرانوالہ۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے نانا جان بابو محمد بخش صاحب انبالوی سابق مینیجر ضیاء الاسلام پریس ربوہ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ضعیف العمری اور بیماری کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ آجکل ان کی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب جماعت ان کی کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں۔
(محمد عبد الغنی قیصر دار الرحمت وسطی ربوہ)

۲۔ خاکسار کے والد محترم چوہدری برکت علی صاحب چک نمبر ۵۰۶ گ ب ضلع لائلپور ایک عرصہ سے بندش پیشاب کے عارضہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ آجکل سول ہسپتال ننکانہ صاحب میں داخل ہیں۔ بائیں ٹانگ میں درد ریح بھی ہے۔ خاکسار کی تمام احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم والد صاحب کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔
حفیظ احمد شاہد مربی سلسلہ
نواب شاہ (سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر روحانی منصوبے کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱) جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) درود شریف اور تسبیح و تحمید نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:۔

(۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ○

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

تمام احمدی جماعتیں اور احباب جماعت توجہ اور التزام اور باقاعدگی کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش فرمودہ اس روحانی پروگرام پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک ضروری یاد دہانی

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کا جس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلان فرمایا تو عالمگیر جماعت احمدیہ کے افراد نے اس پر پورے اخلاص، دلی تڑپ اور جوش و ولولہ کا اظہار کرتے ہوئے ہر ملک سے جوبلی فنڈ میں وعدے بھجوائے جن کی ادائیگی پندرہ مرحلوں میں کی جانی ہے۔

تیسرا مرحلہ ۲۸ر تبلیغ ۱۳۵۶ہش (بمطابق ۲۸ر فروری ۱۹۷۷ء) کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک ہر وعدہ کرنے والے نے اپنے کل وعدہ کا کم از کم 3/15 ضرور ادا کرنا ہے۔ عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اس بقیہ عرصہ میں پوری کوشش سے وصولی کریں۔ ہر وعدہ کرنے والے کو فرداً فرداً اس کا وعدہ یاد دلائیں۔ یاد دہانی کرانا مومنوں کے لئے نفع مند ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

محترم محمد عبد اللہ صاحب جلد ساز وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم محمد عبد اللہ صاحب جلد ساز جو کہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے ۱۶ر اور ۱۷ر جنوری ۱۹۷۷ء کی درمیانی شب کو نو بجے کے قریب ۹۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم مکرم ہدایت اللہ صاحب جلد ساز ربوہ کے والد، محترم مولانا عبد الرحیم صاحب درد مرحوم کے برادر نسبتی اور مکرم پروفیسر مسعود احمد صاحب عاطف کے ماموں تھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتابوں کی تجلید کے سلسلے میں مرحوم کو مالیر کوٹلہ سے بلوایا تھا۔ چنانچہ آپ ۱۹۰۲ء میں بیعت سے مشرف ہونے کے بعد ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔ قیام پاکستان تک وہیں مقیم رہے بعد ازاں ہجرت کر کے ربوہ آ گئے اور یہیں وفات پائی۔ مرحوم کے والد محترم محمد اسماعیل صاحب آف مالیر کوٹلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی اصحاب میں سے تھے۔ تین بیٹیاں اور چار بیٹے اپنی یادگار چھوڑے جو کہ سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ سب سے بڑے بیٹے مکرم حافظ فیض اللہ صاحب اپنے کاروبار کے سلسلے میں سیرالیون (مغربی افریقہ) میں ہوتے ہیں مگر آجکل یہیں آئے ہوئے ہیں۔

۱۷ر جنوری کو بعد نماز عصر محترم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد

حضور رضی اللہ عنہ نے ۱۹۵۵ء میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں اخبار الفضل کے بارہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ:

"الفضل ہمارا مرکزی اخبار ہے ... اگر جماعت کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے پانچ فیصدی بھی خریداروں کی تعداد ہوتی تو دس ہزار اخبار چھپنا چاہیئے تھا۔ اور اگر صرف مردوں میں اس کی خریداری ہوتی تب بھی پانچ ہزار خریدار ہونے چاہیئے تھے۔" (الفضل ۲۱ر جون ۱۹۵۶ء)

احباب کرام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی تکمیل کیجئے اور اپنے اخبار الفضل کی اشاعت پانچ ہزار تک ضرور پہنچائیے!

صدر لجنہ اماء اللہ سرگودھا کا انتخاب

۶ر جنوری کو حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے لجنہ مرکزیہ کی نائب صدر حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا، جنرل سیکرٹری محترمہ سیدہ اسماء طاہرہ صاحبہ اور خاکسارہ کی معیت میں سرگودھا تشریف لیجا کر مسجد احمدیہ سول لائنز سرگودھا میں لجنہ اماء اللہ سرگودھا کی صدر کا انتخاب کروایا۔ اس موقعہ پر آپ نے اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے تقاریر کرتے ہوئے بیش قیمتی نصائح فرمائیں اور باہمی اتحاد و تعاون اور محبت و خلوص کے ساتھ دین کے کام کرنے کی تلقین فرمائی۔ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب لجنہ سرگودھا کی صدر منتخب ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ یہ انتخاب مبارک کرے۔ آمین

(امۃ اللطیف سیکرٹری تجنید لجنہ مرکزیہ)

ضروری اطلاع

خاکسار کا گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے تبادلہ ہو چکا ہے اس لئے میری ذاتی خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے۔

"عبد السمیع خان معرفت چوہدری عبد الرحیم خان صاحب کاٹھ گڑھی۔ کوارٹر نمبر۔۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔"

(عبد السمیع خان سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴